



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا علماء کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی بھی انسان کو کافر کہہ دیں اور اس پر کفر کا الزام لگا دیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

کسی کی تعیین کئے بغیر (کسی کفریہ حرکت کی بنا پر) کافر قرار دینا شرعاً درست ہے۔ مثلاً یہ کہنا ”جس مصیبت کا ماننا اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اگر کوئی شخص اس مصیبت کو ٹلنے کے لئے غیر اللہ سے فریاد کرے تو وہ کافر ہے۔“ مثلاً کوئی شخص کسی نبی یا ولی سے یہ درخواست کرے کہ وہ اس کے بیٹے کو شفا دے دے۔

کسی معین شخص کو اس صورت میں کافر کہا جاسکتا ہے جب وہ کسی ایسی چیز کا انکار کرے جس کا جزو دین ہونا ہر خاص و عام کو معلوم ہوگا۔ مثلاً نماز، زکوٰۃ یا روزہ وغیرہ۔ جو شخص اس کا علم ہونے کے بعد بھی انکار کرتا ہے اسے کافر کہنا واجب ہے۔ لیکن اسے نصیحت کرنی چاہئے اگر توبہ کر لے تو بہتر ہے ورنہ اسلامی حکمران اس کو سزائے موت دیں۔ اگر کفریہ اعمال کے ارتکاب کے بعد بھی کسی خاص شخص کو کافر کہنا درست نہ سمجھا جائے تو پھر کسی مرتد یا بھی حد نافذ نہیں ہو سکتی۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

(اللجنۃ الدائمۃ - رکن : عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن عدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عثیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (۵۲۲۶)

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 97

محدث فتویٰ